سوال

(413) مجددین کے بارے صحیح نقطہ نظر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ عَامٍ مَنْ يُصْلِحُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ أَمْرَ دِينِهَا)

''اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے سرے پر (ایسا شخص) بھیجے گا جو اس امت کے دینی معاملات درست کرے گا''

اس کے متعلق میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔

(ا) اس حدیث کی سند اور صحیح متن کس طرح ہے؟ اور اس کا راوی کون ہے؟

(ب) اگر ممکن ہو تو ان نیک حضرات کا ذکر فرما دیں (کہ وہ کون کون ہیں؟)

(ج) ''دین کے معاملات درست کرنے'' کا کیا مطلب ہے۔ حالانکہ رسول اللہ a ہمیں روشن (واضح) راستہ پر چھوڑ کر گئے ہیں؟

(د) ان حضرات کا علم کس طرح ہو سکتا ہے؟

(ھ) یہ بات کس طرح درست ہے کہ مجدد ہر ہجری صدی کے بارھویں سال کے شروع میں آتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(ا) اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی کتاب ''سنن'' میں سلیمان بن داؤد مہری سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ''ہمیں عبداللہ بن وھب نے خبر دی' انہوں نے کہا ''ہمیں سعید بن ابی ایوب نے شراجیل بن یزید معافری سے خبر دی' انہوں نے ابوعلقمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ اللہ یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مَائَۃِ عَامٍ مَنْ یُصْلِحُ لِھٰذِہِ الْأُمَّۃِ أَمْرَ دِیْنِھَا)

’’بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سرے پر ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘1

(1سنن ابی داوٗد حدیث نمبر ۴۲۹۱‘ مستدرک حاکم ۴ ۵۳۲‘ بیہقی کی العرفۃ : ۵۲‘ خطیب کی تاریخ : ۲ ۶۱)

(۲) یہ حدیث صحیح ہے‘ اس کے سب راوی ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔

(۳۔۴) ’’دین کی تجدید‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ وہ دین جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مکمل کر دیا ہے اور ان پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور اسے ان کے لئے بطور دین پسند فرمایا ہے‘ جب اکثر لوگ اس دین کے راستے سے ہٹ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک یا زیادہ ایسے علماء اور مبلغین کو (دین کی خدمت کے لئے) کھڑا کر دے گا جنہیں دین کی پوری سمجھ حاصل ہوگی۔ وہ قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی کریں گے‘ انہیں بدعتوں سے بچائیں گے اور دین میں ایجاد ہونے والے نئے کاموں سے روکیں گے اور انہیں گمراہی سے ہٹا کر قرآن وسنت کی سیدھی راہ کی طرف لائیں گے۔ اسے امت کے لحاظ سے تجدید کہا گیا ہے‘ دین کے لحاظ سے نہیں جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور مکمل فرمادیا ہے۔ کیونکہ تبدیلی کمزوری اور انحراف کا وقتاً فوقتاً ظہور امت میں ہوگا۔ اسلام محفوظ رہے گا کیونکہ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور اس کی وضاحت کرنے والی سنت نبوی کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ 9 ...الحجر

’’یقیناً ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں‘‘

(۵) حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اصلاح کرنے والے یہ حضرات بارھویں سال کے شروع میں آیا کریں گے۔ بلکہ وہ اللہ کے حکم اور حکمت کے مطابق ہر سو سال کے شروع میں‘ یعنی ہجری صدے کے شروع میں آئیں گے۔ کیونکہ وقت کا جو حساب معروف ہے وہ یہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس طرح اس کی طرف سے بندوں پر حجت قائم ہوتی ہے کہ تاکہ اس تبلیغ ووضاحت کے بعد ہو کوئی عذر پیش نہ کر سکیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ